ڈاکٹر رابعہ سرفراز
ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

حروفِ ابجد۔۔۔۔ترتیب و معنویت کے مباحث

This article is about the history of abecedary and alphabet. There were only sounds in old era. Man had managed signs to express his feelings, emotions and point of views. Those signs kept special meanings. After that man created abecedary and alphabet to convey his thoughts to others. This article is about the invention of abecedary and presents the different types of alphabet which are being used by whole world. Article concludes the importance of abecedary in language to describe the thoughts in our lives especially in written form.

زبان کے نظامِ اصوات کی تشکیل و تجسیم "حروفِ ابجد"ہی سے ممکن ہے۔حروفِ ہجا یا حروفِ ابجد وہ بنیادی حروف ہوتے ہیں جو زبان کی اصواتی تجسیم کر کے اُس کی معنویت کو فروغ دیتے ہیں۔زمانۂ قدیم میں پہلے پہل صرف اصوات تھیں۔تحریر کا آغاز بہت آہستہ آہستہ اور درجہ بہ درجہ ہُوا ہے۔انسان نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اوّل اوّل چند نقوش ترتیب دیے اور وہ نقوش اپنے اندر ایک خاص قسم کی معنویت رکھتے تھے۔

چونکہ اصوات اپنی نحاس کے اعتبار سے تجریدی ہیں اور ان کی معنویت کو محسوس تو کیاجاسکتاہے لیکن دیکھانہیں جاسکتالہٰذا انسان نے ان کی تجسیم کے لیے نقوش سے کام لیا جو بعدازاں"حروفِ ابجد"کہلائے۔سیّد محمد سلیم لکھتے ہیں کہ:

> "تحریر کی ایجاد بتدریج ہوئی ہے۔پہلے انسان نے تفریح کے طور پر تصویریں بنانی شروع کیں۔اس کے بعد خاکہ نگاری شروع کی اور اس کے ذریعے مفہوم اداکرنے کی کوشش کی۔خاکہ نگاری سے بات نقوش تک جاپہنچی۔اس سے مزید ترقی کر کے انسان نے حلق سے نکلنے والی آوازوں کے لیے نقوش

مقرر کر لیے۔۔۔یہی نقوش حروفِ ابجد(Abecedary)یاحروفِ الف یا (Alphabet)کہلاتے ہیں۔"(۱)

اس سے ظاہر ہے کہ انسان نے سب سے پہلے حلق سے نکلنے والی آوازوں کو ترجیح دی اور اس لحاظ سے نقوش بھی ترتیب دیے۔۔۔ابجدی تریب حسبِ ذیل ہے:

ابجد۔ہوّز۔حطّی۔کلمن۔سَعفص۔قرشت۔ثخذ۔ضظّغ

اس حوالے سے شان الحق حقی لکھتے ہیں کہ

"اَبجَد:حروفِ تہجّی کی وہ ترتیب جو ا ب ج د سے شروع ہوتی ہے اور جس کے حروف کو ملا کر چند کلمات میں تقسیم کردیاگیاہےیعنی ابجد، ہوّز،حطّی،کلمن،سع فص،قرشت،ثخذ،ضظّغ۔پہلے نو حروف بالترتیب اکائیوں پر ی تا ص نو دہائیوں پر (۱۰ تا ۹۰)،ق تا ظ سیکڑوں پر مشتمل اور غ ایک ہزار کا حامل قراردیاگیاہے۔ان اقدارپر طریقِ جمل (رک)مبنی ہے۔"(۲)

مکمل وثوق سے نہیں کہاجاسکتاکہ تحریر کا فن کب ایجاد ہُوا لیکن اکثر یہودی روایات کے مطابق تحریر کے موجد حضرت ادریسؑ ہیں تاہم"ابجد"کی ایجاد کا سہرا آرامیوں کے سرہے۔آرامی زبان میں مذکورہ حروفِ ابجد بامعنی ہیں چوں کہ عبرانی اور عربی زبانیں بھی آرامی کی طرح سامی نسل سے ہیں اس لیے ان زبانوں میں بھی یہ حروف بامعنی ہیں لیکن یونانی اور دیگر زبانوں میں ان حروف کے کوئی معنی نہیں ہیں۔

تفصیل درج ذیل ہے:

تحریری شکل	عبرانی نام	معنی
ا	الف	سینگ
ب	بیت	گھر
ج	گیمیل	اونٹ
د	دالث	دروازہ
ہ	ہے	کھڑکی

و	واؤ	کھونٹی
ز	زین	ہتھیار
ح	حیطہ	جنگلا
ط	طیط	روٹی
ی	ید	ہاتھ
ک	کاف	ہتھیلی
ل	لامد	پھندا
م	میم	پانی
ن	نون	سانپ
س	سامک	مچھلی
ع	عین	آنکھ
ف	فے	منھ
ص	صاد	نیزہ
ق	قوف	گدی
ر	ریش	سر
ش	شین	دانت
ت	تاؤ	نشان

نیز یادرہے کہ تین ہزار سال قبل از مسیح شہر کنعان سے تعلق رکھنے والے آرامی نسل کے بعض اصحابِ فکر نے حلق سے نکلنے والی اصوات کو مجسّم کرنے کے لیے جو نقوش متعین کیے اُن کی تعداد پہلے پہل کُل ۲۲ تھی یعنی ابجد،ہوز،حطی،کلمن،سعفص،قرشت۔صاحبِ فرہنگِ آصفیہ اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ

"اَبجد۔ع۔اِسم مذکر۔الف بے تے۔حروفِ تہجّی۔ابجدیں دوہیں۔ایک آدم علیہ السلام کی ترتیب دی ہوئی ،دوسری حضرت ادریس علیہ السلا م کی۔چنانچہ آج

کل ادریس ہی کی ابجد جاری ہے۔انھوں نے اُسی ابجد کو ترتیب دے کر آٹھ بامعنی کلمے بنائے اورابجد ادریس اُس کانام رکھا۔اس ابجد میں عربی کے تمام حروف آگئے ہیں۔ اگرانھیں علیحدہ کرکے ترتیب دیاجائے توپوری الف بے تے بن جائے۔ان حرفوں کے اعداد بھی مقرر کیے گئے ہیں۔جنھیں حسابِ جمل کہتے ہیں۔ان کی یادداشت عربی،فارسی،اردوکی تاریخوں میں بڑی مدد دیتی ہے۔ ابجدِ ادریس کے آٹھوں کلمے یہ ہیں: ابجد، ہوّز، حطّی، کلمن، سَعفص، قرشت،ثخّذ،ضظّغ۔‘‘(۳)

حروفِ ابجد کی معنویت جو ’’مویدالفضلا‘‘میں بیان کی گئی ہے اور جسے شمس الرحمٰن فاروقی نے اپنی تصنیف’’لغاتِ روزمرّہ‘‘میں نقل کیاہے اُس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

’’ابجد: انکار بسیار کرد از وصیاں

ہوّز: پیروی کرد خواہش خود را

حطّی: نابود شد گناہ او باستغفار و توبہ ،واحسان گردید بہ او بہ عضو و رحمت

کلمن: کلام کرد بکلمہ کہ محتوی بہ طلب رحمت بود،پس توبہ قبول کردخدا،و احسان نہاد بہ قبول و رحمت

سعفص: تنگ گردید دنیا بر آدم و سختی آورد بہ او

قرشت:گرفتار شد بہ باعث گناہ ،پس پردہ پوشیدہ بہ سبب کرامت و اکرام

ثخذ: بگرفت از جانب خدائے تعالیٰ عفو ودرگزر

ضظغ: بازداشتہ از آدم گزندگی لا الہٰ الااللہ محمدؐ ‘‘(۴)

’’مویدالفضلا‘‘میں حروفِ ابجد کی جو معنویت بیان کی گئی ہے اُسی کااردوترجمہ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ کچھ یوں بیان کیا ہے کہ

ابجد: میراباپ جو آدم تھا ،گناہگارپایاگیا،یعنی اس سے گناہ صادر ہُوا۔

ہوّز: اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کی۔

حطّی: اس کے گناہ اس کی توبہ و استغفار سے دھو دیے گئے۔

کلمن: وہ طالبِ رحمت ہُوا، پس اُس کی توبہ قبول کر لی گئی۔

سعفص: دنیا اس کے اوپر تنگ ہو گئی۔

قرشت: اپنے گناہوں کا اقرار کیا جس سے کرامت کا شرف حاصل ہُوا۔

ثخذ: خدا نے اُسے قوت دی۔

ضظغ: شیطان کا جھگڑا کلمۂ حق و توحید کی برکت سے مٹ گیا۔" (۵)

علاوہ ازیں "رسالۂ ضوابط عظیم" میں حروفِ ابجد کی معنویت نہایت اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ شمس الرحمٰن فاروقی نے اسے "لغاتِ روزمرّہ" میں اس طرح نقل کیا ہے کہ

"ابجد: شروع کِیا

ہوّز: مل گیا

حطّی: واقف ہُوا

کلمن: متکلم ہُوا

سعفص: اس سے سیکھا

قرشت: ترتیب دیا

ثخذ: محفوظ رکھا

ضظغ: تمام کیا" (۶)

مزید برآں حکیم افہام اللہ انہونوی مرحوم نے مذکورہ حروفِ ابجد کی معنوی ترتیب کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ یوں بیان کیا ہے کہ

ابجد: ابتدا کرد

ہوّز: واقف شد

حطّی: در پیوست

کلمن: سخن گفت

سعفص: زود بیاموخت

ثخذ: نگاہ داشت

ضظغ:　تمام شد

شمالی افریقہ میں حروف کی ابجدی ترتیب بھی ذرا مختلف ہے جو درج ذیل ہے:

ابجد، ہوّز، حطّی، کلمن، سعفض، قرصت، ثخذ، ظغش۔

(۱)سعفض: صاد کی جگہ ضاد کا استعمال

(۲)قرصت: شین کی جگہ صاد کا استعمال

(۳)ظغش: ضاد کی جگہ ظوے، ظوے کی جگہ غین اور غین کی جگہ شین کا استعمال

حروفِ ابجد کا تعلق علم الاعداد یعنی حساب جمل سے بھی ہے لہٰذا اس حوالے سے یہاں کچھ بنیادی نکات بیان کرنا انسب معلوم پڑتا ہے۔عبرانی لوگ حروف سے تحریر کے علاوہ گنتی کا کام بھی لیتے تھے کیوں کہ اس زمانے میں ابھی تک اعداد ایجاد نہیں ہوئے تھے۔انھوں نے اپنی سہولت کے لیے ہر حرف کے لیے کوئی نہ کوئی عدد مقرر کرلیا۔اس حالت میں جب عبرانی حروف ،عرب میں منتقل ہوئے تو یہ روایت بھی عربوں میں منتقل ہوگئی۔حروف کے اعداد کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

بعد ازاں ایران وہندوستان میں جن نئے حروفِ ہجا کا اضافہ ہُوا،ان کے اعداد ان کے ہم شکل حروف کے مطابق مقرر کردیے گئے۔

پ	ٹ	چ	ڈ	ژ	ڑ	گ
۲	۴۰۰	۳	۴	۷	۲۰۰	۲۰

زمانۂ قدیم میں قدما ان حروف سے گنتی اور شمار کا کام لیتے تھے۔مثال کے طور پر اگر ۱۲ لکھنے ہوتے تو "ی ب"لکھتے تھے۔عرب کے بعد مذکورہ حروف ابجد اور ان سے متّصل خصوصیات"عجم"کے ہاں چلی گئیں۔اہلِ عجم کی جدت طرازی نے عدد نکالنے کا ایک نیاطریقہ ایجاد کیا۔اس نئے طریقے کو حسابِ جمل کہاجاتاہے۔کسی بھی تاریخی واقعے کو یادرکھنے کے لیے ایک بامعنی جملہ تراشاجاتااور اس کے اعداد مقرر کیے جاتے،اس عمل کو اس واقعے کا مادّۂ تاریخ نکالنا کہاجاتا۔

اسی طرح حروفِ ابجد کے استعمال کا یہ طریقہ ہندوستان میں منتقل ہوگیا اور یہاں بادشاہوں کی وفات اور کئی ایک دیگر اہم تاریخی واقعات کے مادّۂ تاریخ نکالے گئے۔علاوہ ازیں اگر حروفِ ہجا کی ترتیب کا جائزہ لیاجائے تو معلوم پڑے گا کہ اوّل اوّل ان کی ترتیب آرامی طریقے پر یعنی ابجد کے مطابق تھی۔اس ترتیب میں حسبِ ذیل اسقام تھے:

(۱)　آواز کا خیال نہیں رکھاگیاتھا

(۲)　اشکال اور ان کی بناوٹ کا خیال نہیں رکھاگیا تھا

(۳)　اس ترتیب میں صوتی/صورتی کوئی مناسبت دکھائی نہیں دیتی

بعدازاں اس بے ترتیبی اور اس ترتیب میں موجود اسقام کو نحو ولغت کے امام خلیل بن احمد فراہیدی نے محسوس کیا اور اس نے حروف کو حلق کے مخارج کے لحاظ سے درجہ بہ درجہ ترتیب میں رکھا۔یہ ترتیب حلقی کہلائی۔

ع ح ہ، خ غ ق، ک ج ش ض، ص س ز، ط د ت، ظ ذ ث، ر ل ن ف، م ء ی و۔

اگرچہ لسانیات کے محققین کے نزدیک خلیل بن احمد فراہیدی کا یہ بہت بڑاکارنامہ تھا لیکن عام قاری اور طلبہ کے لیے دشواریاں باقی رہیں اور یاد کرنے میں سہولت پیدا نہ ہوئی۔بعد میں اس مشکل،دقت اور دشواری کا حل عربی خط کے عظیم فن کار ابنِ مقلہ نے نکالااور اس نے ہم شکل حروف کو ایک جگہ اکٹھا کرکے ایک نئی ترتیب بنائی جو ترتیب ابتث کہلاتی ہے۔

ا ب ت ث ، ج ح خ،د ذ،ر ز، س ش، ص ض ،ط ظ، ع غ، ف ق ، ک ل م ن،و، ہ ء ی

ابنِ مقلہ ایک مخترع تھا جس طرح اس کے اختراع کردہ خط نسخ نے خطِ کوفی کو منسوخ کردیا ،اسی طرح اس کی تجویز کردہ ترتیب نے ترتیبِ ابجدی اورترتیبِ حلقی کو بھی منسوخ کردیا۔لوگوں کے ذہن میں صرف اس کی اختراع کردہ ترتیب رہ گئی اور باقی تمام ترتیبیں ان کے ذہنوں سے محو ہوگئیں۔

افریقی ممالک مراکش،الجزائر وغیرہ میں ترتیب اب ت ث ہی رائج ہے مگر اس میں تھوڑی سی تبدیلی پائی جاتی ہے۔ان کی ترتیب کچھ اس طرح ہے:

اب ت ث،ج ح خ،د ذ،رز،ط ظ،ک ل م ن،ص ض،ع غ،(ف ق)،س ش،ہ و لا ی۔

مذکورہ ترتیب میں "ف" کے نیچے اور "ق" کے اوپر ایک نقطہ ہے اور یہ ترتیب آج بھی ان ممالک میں مقبول ہے۔

اسی طرح اہلیانِ عجم و ہندنے اسی ترتیب میں چند اضافے کیے جس کے بعد اردو حروفِ ہجا کی ترتیب حسبِ ذیل طے پائی:

ا ب پ ت ٹ ث،ج چ ح خ،دڈذ،رڑزژ،س ش،ص ض،ط ظ، ع غ،ف ق،ک گ ل،م ن و ہ ھ ء ی ے۔

مذکورہ بالا بیان کردہ حروف جو فی الاصل اصوات کی تجسیمی صورتیں ہیں۔ان کی ایجادواختراع اور ان کی ترتیبوں کے بارے میں تفکر کیاجائے تو جہاں اصل حقائق ملتے ہیں وہیں ذہنِ انسانی کی حیرت انگیزکارفرمائی کی قدروقیمت کا بھی اندازہ ہوتاہے۔

حوالہ جات

۱۔ سید محمد سلیم،پروفیسر،اردو رسم الخط ،کراچی:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۱ء ص۱۳

۲۔ شان الحق حقّی،فرہنگِ تلفّظ،اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،۲۰۱۲ء ص۲

۳۔ سیّداحمد دہلوی،فرہنگِ آصفیہ،لاہور:رفاہِ عام پریس،۱۹۰۸ء ص۱۳

۴۔ شمس الرحمٰن فاروقی،لغاتِ روزمرّہ،دہلی: انجمن ترقی اردو۲۰۰۳ء ص۱۲۷

۵۔ سیّداحمد دہلوی،فرہنگِ آصفیہ،مقدمہ

۶۔ شمس الرحمٰن فاروقی،لغاتِ روزمرّہ،ص۱۲۸